اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمانوں کا زوال ـــــ اتباع شریعت سے یا ترک شریعت سے؟

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین۔ امابعد!

آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل جب کائنات ظلمت و کفر اور شرک کی چاردیواری میں محبوس و محصور تھی۔ اللہ رب ذوالجلال کے سوا لاکھوں معبودان باطلہ کی پوجاپاٹھ ہوتی تھی۔ اس وقت کائنات میں تہذیب اور اخلاق کا بحران تھا خصوصاً جزیرۃ العرب کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کے مقدس گھرانے میں تین سو ساٹھ بتوں کے سامنے حاجات پیش کی جاتی تھیں اور اس کے علاوہ وہاں قتل و غارت، ظلم و تعدی، عصمت فروشی، شراب نوشی، قمار بازی اور چاروں طرف بدامنی کا دور دورہ اور عروج تھا۔ ادھر مولائے رحمت کاملہ نے جوش مارا اور اس عالم کی اصلاح و ہدایت کے لئے کونین کے تاجدار سید العرب والعجم خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ جب اس نور ہدایت نے عرب کی زمین پر قدم جمائے تو عرب کی حالت دگرگوں تھی جس کی کسی شاعر نے خوب نقشہ کشی کی ہے۔

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
وہ مار اور لوٹ میں تھے یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ

نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے

لیکن آقائے نامدار نے عقل و بصیرت کی پختہ بنیادوں پر ان کی تربیت کرنا شروع کی جس سے مختصر سی جماعت آپ ﷺ پر ایمان لائی جو آہستہ آہستہ بڑھتی ہوئی ایک عظیم طاقت اور حزب اللہ (ربانی لشکر) میں تبدیل ہو گئی۔ اس جماعت نے آپ ﷺ کے مشن کی تکمیل کی خاطر تن من دھن کی بازی لگا دی چنانچہ رسول مقبول ﷺ نے اللہ کی اعانت سے اور سرفروش جماعت کی معیت سے جزیرۃ العرب کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور ایک عالم گیر انقلاب عظیم برپا کر دیا۔

لیکن آج کل کے نام نہاد مسلمان جو Meteralistic Peried (مادہ پرست) دور کے فتنوں کے شکنجے میں ہیں جن کے دماغ احساس کمتری کا مرقع ہیں اور وہ ذہنی غلامی کے دلدادہ ہیں لیکن اوپر اوپر سے لپاٹیں مارتے ہیں آخر کار نااہلی اور کم عقلی کی آگ کو یوں اگلتے ہیں کہ مسلمانوں کا تنزل اور زوال پذیر ہونا صرف ان شریعت کے موہوم مطالب اور مقاصد کی مرہون ہے جو آج کل کے زمانے کی نزاکتوں پر پورے نہیں اترتے جس سے Trace لیتے ہوئے اصل الاصول مسائل کا بھی انکار ممکن ہوا ہے۔ مثلاً ارتداد کی سزا قتل کا ہونا جو انسانیت کی عظمت کے سراسر منافی ہے اور اسی طرح قراءات متواترہ کی ترویج جو کہ فی الحقیقت امت مسلمہ کے لئے تکلیف مالا یطاق کی حیثیت میں ہے۔ لیکن حقیقت میں دو ہی کلموں سے پورے اسلام کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا ہے۔ جو صرف خواہشات نفس اور حسد و بغض و نااہلی اور Neputism (خویش پروری) کا نتیجہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے زوال و انحطاط کا باعث ترک قرآن و سنت کا انکار از روئے فلسفہ ہے۔ وگرنہ قوانین شریعت روئے زمین کے تمام قوانین سے افضل اور اشرف ہیں۔ قانون کا کوئی بہتر سے بہتر نظریہ آج تک منکشف

نہیں ہو سکا جو شریعت میں اپنی مکمل اور عمدہ ترین شکل میں موجود نہ ہو۔ قانون دانوں نے آج تک کوئی جدید سے جدید تر ایسا کوئی تصور و تخیل پیش نہیں کیا جو شریعت اسلامیہ میں اپنی پوری تفصیل کے ساتھ موجود نہ ہو۔ مسلمانوں کی ذلت کی اصل وجہ یہ ہے کہ انہوں نے سنت کو اپنے بنائے ہوئے قوانین پر پرکھا اور اپنی عقل کو حاکم بنا کر سنت کو محکومی کا طوق پہنایا۔ آج تمام دیار اسلامیہ کے مسلمان محض زبانی دعویٰ کرنے والے نام کے مسلمان ہیں وہ اپنے خیالات اور اعمال کے لحاظ سے مسلمان نہیں ہیں۔ الا ماشاء اللہ و قلیل ماھم اگر قوانین میں جدت ہی قوموں کی ترقی کا باعث ہوتی تو بیلجیم انگلستان سے زیادہ طاقتور اور ترقی یافتہ ہوگا کیونکہ بیلجیم کے قوانین جدید تر ہیں اور England کے متعدد قوانین قدیم ترین ہیں اور ان میں بہت سے قوانین اس وقت سے چلے آرہے ہیں جبکہ England بالکل مجہول الحال تھا۔ اور دنیا میں اسے کوئی قابل ذکر مقام حاصل نہ تھا۔

پھر جو لوگ شریعت اسلامیہ کے قوانین کو قدیم اور بوسیدہ خیال کرتے تھے ان کا یہ خیال ہی غلط فہمی اور جہالت پر مبنی ہے۔ یورپ کے بیشتر ضابطہ ہائے قوانین کے بالمقابل شریعت کے قوانین قدیم نہیں۔ بلکہ جدید ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یورپ کے قوانین کی بنا رومن لاء (Roman law) پر رکھی گئی ان کی اٹھان رومن قانون کے نصوص و قواعد کے حدود اربعہ میں ہی ہوئی ہے ان کے اندر سارے اساسی اور بنیادی تصورات و نظریات وہی کام کر رہے ہیں جو رومن مقننین نے پیش کئے تھے۔ یورپ کے قوانین کی تخریج اور استنباط کا سارا کام انہی اصول و حدود کے دائرے میں سرانجام دیا جاتا ہے الا یہ کہ کسی خاص ضرورت کی وجہ سے رستہ تبدیل کرنا پڑے۔

اس لحاظ سے یہ اور بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اپنے ماخذ اور مبدا کے اعتبار سے قوانین اسلامیہ یورپین قوانین کی بہ نسبت جدید تر ہیں نہ کہ قدیم تر کیونکہ اسلام کے قوانین کی اصل قرآن مجید اور محمد ﷺ کی سنت ہے اور قرآن و سنت کا نزول ...

لاء(Roman law) کی تشکیل کے بعد ہوا ہے۔

مسلمانوں کو یہ حقیقت اپنے ذہن سے کبھی محو نہیں کرنی چاہئے کہ شریعت ہی انہیں عدم سے وجود میں لانے انہیں خیر الامت بنانے اور دنیا بھر میں انہیں سرفراز کرنے کا موجب ہوئی ہے۔ شریعت ہی نے ان کی تعلیم و تربیت کی انہیں علوم و آداب سکھائے اور انہیں عزت و شرافت کے جوہر سے شناسا کیا۔ شریعت نے ہی اس کے اندر قوت اور عزیمت پیدا کی ان کے اندر ایسے ایسے کشور کشا پیدا کئے جنہوں نے چار دانگ عالم میں عظیم الشان مملکتوں کی بنیاد رکھی اور ایسے علماء و ادباء پیدا کئے جنہوں نے علم و ادب کی بے نظیر خدمات سرانجام دیں کہ وقت کے شعراء ان کے گیت الاپنے لگے اور کہنے پر مجبور ہوئے کہ:

لئے علم و فن ان سے نصرانیوں نے
کیا کسب اخلاق روحانیوں نے
ادب ان سے سیکھا صفاہانیوں نے
کہا بڑھ کے لبیک یزدانیوں نے
ہر اک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا
کوئی گھر نہ دنیا میں تاریک چھوڑا

یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام کا قانون سب سے پہلا قانون ہے جس نے انسانوں کے مابین مساوات تامہ اور عدالت مطلقہ کے تصور کو عملی جامہ پہنایا اور ان پر تعاون علی اللہ والتقویٰ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو واجب ٹھہرایا ان مقاصد کے حصول کے لحاظ سے قوانین موضوعہ شرعی قوانین کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔

مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں نے جب تک شریعت کا دامن تھامے رکھا دنیا میں وہ کامران اور سرخرو رہے اور جب انہوں نے اس کا دامن چھوڑ دیا اور جدت کو مقدم کرتے ہوئے خود ساختہ قانون کو قانون ابدی کی حیثیت دی تو اس وقت وہ

اسلام سے قبل کی جاہلیت اور تاریکی کی طرف لوٹ گئے۔ ضعف، ذلت اور مسکنت نے انہیں آدبوچا اور وہ اس قابل بھی نہ رہے کہ ظالم کی درازدستیوں کے مقابلے میں اپنی مدافعت کرسکیں۔

قانون اولیٰ کے مسلمانوں نے ایمان لانے کا حق ادا کیا جس کے نتیجہ میں اللہ نے انہیں زمین میں تمکن عطا کیا۔ جس قدیر عزیز نے ان مسلمانوں کو قلت و ضعف کے باوجود طاقت بخشی تھی وہ یقیناً اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ ہمیں بھی طاقت اور قوت عنایت فرمادے بشرطیکہ ہم بھی ایمان کا حق ادا کردیں یہ اللہ کا اپنے بندوں سے وعدہ ہے کہ۔ وعداللہ الذین امنو منکم وعملوالصلحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم۔ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے ہیں تم میں سے اور اعمال کئے ہیں انہوں نے اچھے کہ خلیفہ بنائے گا انہیں زمین میں جیسے کہ خلیفہ بنایا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے اور اللہ سے بڑھ کر وعدہ وفا کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔ لیکن یہ اس وقت ممکن ہوسکے گا جب اتباع شریعت کی ہماری زندگیوں پر چھاپ ہوگی۔

ہماری یہ فریاد ہے کہ آج الحاد، زندیقیت، عیسائیت، یہودیت، ماسونیت، دہریت، انکار قرآن (قراء آت) انکار رسالت، انکار آخرت جیسے فتنے سر اٹھارہے ہیں جو علماء دین کے لئے کھلا چیلنج ہیں اگر اب بھی تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاکران کی بیخ کنی اور سرکوبی نہ کی گئی تو یہی دین اسلام کے لئے خطرناک نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ اللهم وفقنا